باب چہارم

ہدایت کے سرچشمے/ مشاہیرِ اسلام

ا۔ حضرت امام حسینؓ

مقاصد تدریس

اس سبق کا مطالعہ کر کے طلباء اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ معلومات دے سکیں گے کہ:

- ☆ حضور ﷺ کو حضرت امام حسینؓ سے کتنا پیار تھا۔
- ☆ حضرت امام حسینؓ نے یزید کی بیعت سے انکار کیوں کیا۔
- ☆ حضرت امام حسینؓ نے سر کٹوا دیا مگر آپؓ نے اسلام کا نام بلند کر دیا۔

حضرت امام حسینؓ، حضرت علی المرتضیٰؓ اور سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے فرزند تھے۔ سن ۴ ہجری میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپؓ اپنے بڑے بھائی حضرت حسنؓ سے عمر میں ایک برس چھوٹے تھے۔ اپنے بڑے بھائی کی طرح آپؓ کا بچپن بھی رسول اللہ ﷺ کے سایے میں گزرا۔ آپؓ صورت و سیرت میں اپنے نانا کے بہت مشابہ تھے۔ جناب سرورِ کائنات ﷺ کو آپؓ سے بے حد محبت تھی۔ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ حسینؓ میرا ہے اور میں حسینؓ کا ہوں۔

حضرت امام حسینؓ کا بچپن جناب رسالت مآب ﷺ کے سایہ عافیت میں گزرا۔ آپؓ سات برس کے تھے کہ حضور ﷺ کا انتقال ہو گیا۔ چھ ماہ بعد والدہ ماجدہ بھی انتقال کر گئیں۔ شفیق باپ نے پرورش کی۔ حضرت حسینؓ نے علم میں کمال حاصل کیا۔ عمر کے ساتھ ساتھ طبیعت کا جوہر روشن تر ہوتا گیا۔ بلوغ کی منزل میں قدم رکھا تو حضرت حسینؓ علمی اور روحانی دونوں لحاظ سے انسانیت کے کمال پر تھے۔ حضرت حسینؓ نے دین اور ملت کی راہ میں وقتاً فوقتاً بے مثال کارنامے سرانجام دیئے۔

آپؓ اپنے والدِ ماجد حضرت علی المرتضیٰؓ اور اپنے بھائی حضرت حسنؓ کے دستِ راست رہے۔ صحابہ کرامؓ اپنی اولاد سے بڑھ کر حضرت امام حسینؓ سے محبت کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے پانچ ہزار درہم وظیفہ مقرر کر دیا تھا۔ دیگر مواقع پر بھی آپؓ کو تحفے تحائف دیئے جاتے۔ حضرت حسنؓ نے حضرت امیر معاویہؓ سے جب صلح کر لی تو حضرت حسینؓ مدینہ میں مقیم ہو گئے اور اسلام کی خدمت میں مصروف رہے۔

یزید کی بیعت سے انکار

حضرت علیؓ کی وفات کے بعد امام حسنؓ نے خلافت سے دستبرداری اختیار کر کے امیر معاویہؓ سے صلح کر لی۔ لیکن امیر معاویہؓ کی وفات کے بعد خلافت کے مسئلے نے شدت اختیار کر لی۔ امام حسینؓ اور آپ کے چند ہم خیال ساتھیوں نے امیر معاویہؓ کے بیٹے یزید کی خلافت کو ماننے سے انکار کر دیا اور اس کی بیعت نہیں کی۔ کیونکہ آپ اسے خلافت کا اہل نہیں سمجھتے

تھے۔ آپؓ نے یزید کی خلافت کے خلاف جہاد کر کے اسلام کی عزت وعظمت کو ہمیشہ کے لئے بچالیا۔

حضرت امام حسینؓ یزید کے کردار سے اچھی طرح واقف تھے۔ اس لئے جب مدینہ منورہ کے گورنر ولید نے آپؓ کو بیعت کے لئے بلایا تو آپ نے انکار کر دیا کیونکہ آپ جانتے تھے کہ اس کی سیرت پاکیزہ نہ تھی۔ اسلامی حکومت کا یہ سربراہ نہیں ہوسکتا تھا۔ آپؓ کے نزدیک یزید خلافت کا کسی طور اہل نہیں تھا۔

اسی دوران میں کوفہ کے لوگوں نے آپؓ کو بلایا اور یقین دلایا کہ آپؓ کوفہ آجائیں آپؓ کی بیعت کی جائے گی اور اُمت کو نااہل حکمران سے نجات دلائی جائے گی۔

حضرت امام حسینؓ نے کوفیوں کے مطالبہ پر اپنے چچازاد بھائی حضرت مسلم بن عقیلؓ کو کوفہ بھیجا۔ جہاں ان کا پُرتپاک طریقے سے استقبال کیا گیا۔ یہاں کے حالات دیکھ کر مسلم بن عقیلؓ نے امام حسینؓ کو کوفہ میں تشریف لانے کو لکھا۔ اسی دوران یزید نے کوفہ کے گورنر نعمان بن بشیر کو معزول کر کے عبید اللہ بن زیاد کو کوفہ کا گورنر مقرر کیا۔ اس نے بیعت کرنے والوں پر اتنی سختی کی کہ وہ تمام مسلم بن عقیلؓ کا ساتھ چھوڑ گئے۔ حضرت امام حسینؓ مدینہ سے مکہ آئے اور وہاں سے کوفہ روانہ ہوگئے۔ جب آپؓ مکہ سے روانہ ہوئے تو حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے روکنا چاہا تو آپؓ نے فرمایا کہ میں عزم کر چکا ہوں۔ چنانچہ آپؓ نے ۸ ذوالحج کو مکہ سے کوچ کیا۔ آپؓ کے ساتھ آپ کے کنبہ کے ۷۲ افراد شامل تھے۔ مکہ کے سفر میں آپؓ کی ملاقات مشہور شاعر فرزدق سے ہوئی جو کوفہ سے واپس آرہا تھا۔ حضرت امام حسینؓ نے اس سے اہلِ کوفہ کا حال پوچھا۔ فرزدق بولا ''ان کے دل آپ کے ساتھ ہیں اور تلوار یزید کے ساتھ''۔ آپؓ نے اللہ کے توکل پر سفر جاری رکھا۔

مقام ثعلبیہ پر راستے میں مسلم بن عقیلؓ کی شہادت کی خبر ملی۔ آپؓ کے بعض ساتھیوں نے مشورہ دیا کہ واپس مدینہ چلیں کیونکہ اہلِ کوفہ نے بے وفائی کی ہے۔ حضرت امام حسینؓ نے ارشاد فرمایا ''جو آدمی جانا چاہے آزاد ہے لیکن کسی نے آپؓ کا ساتھ نہ چھوڑا''۔ آپؓ منزل کی طرف آگے بڑھے۔ آپ کی آمد کی خبر سن کر ابن زیاد نے حر بن یزید کو ایک ہزار کے دستہ سے مقام اشراف پر پہنچایا اور آپؓ کا راستہ روک لیا۔

میدان کربلا

یزید کے فوجیوں نے حضرت امام حسینؓ کو ایسی جگہ روکا جہاں پانی، کھانا اور رہائش کا انتظام نہ تھا۔ یہاں لشکر یزید نے آپ کو اور آپؓ کے ساتھیوں کو گھیر لیا۔ آپؓ نے تین صورتیں پیش کیں:

۱۔ مجھے واپس جانے کی اجازت دی جائے۔

۲۔ مجھے یزید کے پاس پہنچا دو تاکہ میں اس سے خود بات کروں۔

۳۔ مجھے سرحدوں پر بھیج دو جہاں میں جہاد میں حصہ لے سکوں مگر آپ کی بات نہیں مانی گئی۔

حضرت امام حسینؓ جنگ میں پہل نہیں کرنا چاہتے تھے۔ دشمن نے آپؓ پر دریائے فرات کا پانی بند کر دیا اور کثیر فوج

کے ساتھ آپؓ پر حملہ آور ہو گیا۔ آپؓ نے اور آپؓ کے جانثار ساتھیوں نے مردانہ وار مقابلہ کیا۔ دس محرم الحرام کو دشمن نے ہر طرف سے یلغار کر دی۔ آپؓ نے مردانہ وار مقابلہ کیا۔ آپؓ کے خاندان میں سے سوائے حضرت امام زین العابدین کے جو بیمار تھے کوئی نہ بچا تمام شہید ہو گئے۔

مقصد شہادت

حضرت امام حسینؓ نے ۱۰ محرم الحرام سن ۶۱ ہجری کو میدان کربلا میں لڑتے ہوئے شہادت پائی۔ انہوں نے حق وصداقت اور دین اسلام کے تحفظ کی خاطر نہ صرف اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا بلکہ اپنے کنبے کے بہترین قیمتی لعل بھی دین کی خاطر قربان کر دیئے۔ آپؓ نے رہتی دنیا تک یہ ایک روشن مثال قائم فرما دی کہ دین اسلام کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دو مگر غلط اور برے آدمی کی بیعت نہ قبول کرو۔ آپؓ صحیح معنوں میں حق کے داعی اور علمبردار تھے۔

کرتی رہے پیش شہادت حسینؓ کی   آزادی حیات کا یہ سرمدی اصول
چڑھ جائے کٹ کے سر تیرا نیزے کی نوک پر   لیکن یزیدیوں کی اطاعت نہ کر قبول

مشق

1۔ ذیل میں دیئے گئے سوالات کے جوابات اپنی کاپیوں پر لکھیں۔

i) آنحضرت ﷺ اپنے پیارے نواسے حضرت امام حسینؓ سے کتنی محبت فرماتے تھے؟ اپنے لفظوں میں بیان کریں۔

ii) حضرت امام حسینؓ (سید الشہداء) کی شہادت کا واقعہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

2۔ خالی جگہ پر کریں۔

i) مسلم بن عقیلؓ حضرت امام حسینؓ کے .... بھائی تھے۔

ii) حضرت امام حسینؓ مکہ سے .... کیلئے روانہ ہوئے۔

iii) .... کے حکم پر مسلم بن عقیلؓ کو قتل کیا گیا۔

iv) حضرت امام حسینؓ نے .... کی بیعت سے انکار کیا تھا۔

3۔ مختصر جواب تحریر کریں۔

i) حضرت امام حسینؓ نے یزید کی بیعت کا انکار کیوں کیا تھا؟

ii) حضرت امام حسینؓ کی شخصیت کے نمایاں پہلو لکھیئے۔

(iii حضرت امام حسینؓ نے اپنی جان کا نذرانہ دیکر کس چیز کو زندگی عطا کردی؟

4۔ جملوں میں چھپا اشارہ ڈھونڈیئے۔

(i ۱۰ محرم الحرام ۶۱ ہجری، میدان کربلا

(ii چچازاد بھائی، کوفہ کے حالات کی خبر گیری، قتل

(iii امیر معاویہؓ کا جانشین، نااہل

(iv دعوتی خطوط، ساتھ دینے کا وعدہ، دھوکہ

۲۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ. اَصۡحَابِی کَا النُّجُوۡمِ بِاَیِّهِمۡ اِقۡتَدَیۡتُمۡ اِهۡدَیۡتُمۡ۔ (الحدیث)

ترجمہ: ''میرے تمام ساتھی (صحابہ کرامؓ) درخشاں ستاروں کی مانند ہیں۔ تم ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے منزلِ مراد تک پہنچو گے''۔ (ارشادِ نبوی ﷺ)

تعارف

حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ جلیل القدر صحابی تھے۔ آپؓ کا اصل نام عامر ابن عبداللہ بن الجراح تھا۔ مگر آپؓ ابو عبیدہ بن جراح کے نام سے مشہور ہوئے۔ جراح ان کے دادا کا نام تھا۔ حضرت ابو عبیدہؓ اسلامی سپاہ کے سالار اور عشرہ مبشرہ میں شامل تھے۔ آپؓ نے آنحضرت ﷺ کی نبوت کے ابتدائی دور ہی میں مکہ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور حضور ﷺ کے جانثار ساتھیوں میں شامل ہو گئے۔

شخصیت

حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ ایک باوقار اور پُرکشش شخص تھے۔ خوش مزاج اور خوش گفتار تھے۔ دراز قد چاق و چوبند جسم اور آنکھیں روشن اور چمکدار تھیں۔ کردار و اخلاق کے لحاظ سے متقی، پرہیزگار، حلیم اور نرم طبیعت رکھنے والے انسان تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ پورے قبیلہ قریش میں تین لوگ ایسے تھے جن کا اخلاق و کردار سب پر بھاری تھا۔ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ، دوئم حضرت عثمان غنیؓ اور سوئم حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ ''ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور ابو عبیدہؓ میری امت کے امین ہیں''۔ گویا حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ کو حضور ﷺ کی جانب سے ''امین الامت'' کا لقب ملا۔

آپؓ نے اسلام کے ابتدائی زمانے میں اسلام قبول کیا اور مکی دور میں دشمنانِ اسلام کی جانب سے تمام طرح کی مخالفتوں اور دشمنیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ زندگی کے کسی بھی لمحے میں آپؓ کے حوصلے پست نہیں ہوئے۔ آپؓ ایک جی دار اور بہادر انسان تھے اپنے ساتھیوں اور رفیقوں کیلئے ریشم کی طرح نرم و گداز جبکہ دشمنوں کیلئے لوہا اور فولاد تھے۔ آپؓ میں بروقت درست فیصلہ کرنے کی بہترین صلاحیت موجود تھی۔ حضور ﷺ کی رفاقت اور تربیت نے آپؓ کی اس صلاحیت کو چار چاند لگا دیئے تھے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ کی خدمت میں غیر مسلموں کا ایک وفد حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا کہ اپنے ساتھیوں میں سے ہمارے ساتھ کسی کو کر دیجئے جو ہمارے باہمی اختلافات کا فیصلہ کرے۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں یقیناً ایک ایسا شخص تمہارے سپرد کروں گا جو طاقتور بھی ہوگا، دیانت دار بھی ہوگا اور عادل بھی ہوگا اور پھر

حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ کو ان کے ساتھ کر دیا۔ اس موقع پر حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا ابوعبیدہؓ آج کے روز تم ہم سب پر بازی لے گئے۔ آپؓ دونوں ہجرتوں یعنی ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ میں شریک ہوئے۔ تمام غزوات میں نبی ﷺ کے ہمرکاب رہے۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ نے ہجرت کے بعد مدینہ میں رہائش اختیار فرمائی۔ آپؓ ہر غزوہ میں حضور ﷺ کے شانہ بشانہ رہے۔ بہادری کے اعلیٰ جوہر دکھائے۔ غزوۂ احد میں آنحضرت ﷺ کے رخسارِ مبارک سے خود کے حلقے اپنے دانتوں سے کھینچ کر نکالے۔ اسی کوشش میں آپؓ کے دو دانت بھی شہید ہوئے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر گواہ کی حیثیت سے دستاویز پر دستخط کئے۔ آپؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانۂ خلافت میں ایران اور شام کے خلاف اسلامی لشکر کی قیادت کی۔ عمر فاروقؓ کے زمانۂ خلافت میں حضرت خالدؓ بن ولید کی معزولی کے بعد آپؓ کو اسلامی سپاہ کا سالارِ اعظم بنایا گیا۔ آپؓ کی کمان میں اسلامی فوج نے رومی سالار ہرقل کو جنگِ یرموک میں فیصلہ کن شکست دی اور اس طرح شام کا زرخیز ملک اسلامی مملکت کا حصہ بن گیا۔

اعزاز

حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ ان دس خوش نصیب صحابہ میں سے ہیں جنہیں حضور اکرم ﷺ نے ان کی زندگی ہی میں جنت کی بشارت دے دی تھی۔ جنہیں عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے۔

وفات

حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ ملکِ شام میں تھے جب وہاں طاعون کی وباء پھیلی جس نے بے شمار لوگوں کو ابدی نیند سلا دیا۔ اس وباء کا علم جب حضرت عمر فاروقؓ کو ہوا تو انہوں حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ کو وہاں سے نکلنے کے لئے کہا، مگر حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ نے اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کر اپنی جان بچانے کو اہم نہیں سمجھا اور وہیں رہے۔ بالآخر ۱۸ ہجری میں اس وباء کا شکار ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

مشق

1۔ ذیل میں دیئے گئے سوالات کے جوابات اپنی کاپیوں پر لکھیں۔

i) حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ کی شخصیت پر ایک مفصل نوٹ تحریر کریں۔

ii) حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ نے دین اسلام کیلئے کیا خدمات سرانجام دیں؟ اپنے لفظوں میں بیان کریں۔

2۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

i) حضرت ابوعبیدہؓ کا اصل نام تھا۔

(عاشر بن عبداللہ۔ غامر بن عبداللہ۔ عامر بن عبداللہ)

ii) حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ نے اسلام قبول کیا۔
(مکی دور میں۔ مدنی دور میں۔ فتح مکہ کے موقع پر)

iii) حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ نے اسلام قبول کیا۔
(حضرت عثمان غنیؓ کے ہاتھ پر۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ پر۔ حضرت عمر فاروقؓ کے ہاتھ پر)

iv) حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ اسلامی سپاہ کے سالارِ اعظم بنائے گئے۔
(خلافت صدیقیؓ میں۔ خلافت فاروقیؓ میں۔ خلافت عثمانیؓ میں)

v) غزوہ میں آپؓ کے دو دانت شہید ہوئے۔
(بدر۔ احد۔ خندق)

3۔ مختصر جواب تحریر کریں۔

i) حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے آپؓ کے اخلاق و کردار کو کن لفظوں میں بیان کیا ہے؟
ii) آنحضرت ﷺ کی جانب سے آپؓ کو کیا خطاب دیا گیا؟
iii) حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ کا انتقال کس وجہ سے ہوا؟
iv) حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ کا سب سے بڑا اعزاز کیا ہے؟
v) ملکِ شام میں جب طاعون کی وبا پھیلی تو حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ وہاں سے کیوں نہیں نکلے؟

4۔ اشارہ ڈھونڈیے۔

i) رومی سالار ہرقل، فیصلہ کن جنگ، ملکِ شام کا اسلامی مملکت کا حصہ بننا۔
ii) آنحضرت ﷺ کے رخسارِ مبارک پر زخم، خود کے حلقوں کو دانتوں سے نکالنا، دانتوں کا شہید ہونا۔
iii) بروقت اور درست فیصلہ کرنے کی صلاحیت، رکن عشرہ مبشرہ، اسلامی سپاہ کے سالارِ اعظم۔
iv) حضرت عمر فاروقؓ کا دورِ خلافت، عہدے سے معزول کیا گیا، سیف اللہ۔

- بڑوں کا ادب کرنا اچھی عادت ہے۔
- نیک بنو نیکی پھیلاؤ۔
- والدین کا احترام کرنا چاہیے۔
- سچ بولنا اچھی عادت ہے۔
- چوری کرنا گُناہ ہے۔
- صبح سویرے اُٹھنا اچھی عادت ہے۔
- علم کی روشنی پھیلاؤ۔
- جھوٹ بولنا بُری بات ہے۔
- اساتذہ کا احترام کرنا چاہیے۔
- صفائی نصف ایمان ہے۔

قومی احتساب بیورو بلوچستان

جملہ حقوق بحق بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ محفوظ ہیں

منظور کردہ صوبائی محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کوئٹہ، پاکستان No. SO (Academic)/ EDN:/ 2-6/ 2276 مورخہ 18 جنوری 2013 بمطابق قومی نصاب 2006ء اور نیشنل ٹیکسٹ بک اینڈ لرننگ میٹریل پالیسی 2007ء دفتر ڈائریکٹر بیورو آف کریکولم اینڈ ایکسٹینشن سینٹر بلوچستان کوئٹہ بحوالہ مراسلہ نمبر C.B /9019 مورخہ 21 جنوری 2013 اس کتاب کو بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ نے ناشر سے پرنٹ لائسنس حاصل کر کے سرکاری سکولوں میں مفت تقسیم کے لیے بھی طبع کیا ہے۔ بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ اور ناشر کی تحریری اجازت کے بغیر اس کتاب کا کوئی حصہ کسی امدادی کتاب یا گائیڈ وغیرہ میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔

قومی ترانہ

پاک سَرزمین شاد باد　کِشورِ حَسین شاد باد
تُونشانِ عزمِ عالی شان　اَرضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سَرزمین کا نِظام　قوّتِ اُخُوّتِ عوام
قوم، مُلک، سَلطنت　پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پَرچم سِتارہ و ہلال　رَہبرِ تَرقّی و کمال
ترجمانِ ماضی شانِ حال　جانِ اِستقبال
سایۂ خدائے ذُوالجلال

کوڈ نمبر ISL-IX/337(NP-2007)13　سیریل نمبر

سال اشاعت	ایڈیشن	تعداد	قیمت
2020	اول	12,000	Free